UNIVERSITY OF THE PUNJAB

B.A. / B.Sc. Part – I Annual Exam – 2019

Roll No. ....

Subject: Urdu-I **Paper: Urdu-I** **Time: 3 Hrs. Marks: 100**

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح سیاق وسباق کے حوالے سے کیجیے۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے۔ (۱+۱+۵+۱۳)

(الف) حیدر آباد میں تو نوکر تھے ہی، وہاں کوشش کر کے ریاست کی طرف سے مجھے بھجوایا۔ پانچ برس کی محنتِ شاقہ کے بعد بفضلِ خدا میں ایم۔ ڈی۔ ہو کر واپس آ گیا اور ریاست میں سول سرجن مقرر کیا گیا۔ اس کے ایک سال بعد ہی والد ماجد کا سایہ میرے سر سے اٹھ گیا۔ والد مرحوم کی تمنا یہ تھی کہ میری شادی ان کی زندگی میں ہی ہو جاتی، مگر ہائے، ایسے باپ کے نصیب ہوتے ہیں۔ انھوں نے کبھی مجھ پر جبر نہیں کیا اور اس کو میری مرضی پر چھوڑ دیا۔

(ب) خاکساری اور فروتنی خلق تھی۔ اس سے بڑھ کر انکسار کیا ہوگا کہ انھوں نے اپنی کتابوں پر جو حقیقی معنوں میں تصنیف ہیں کبھی مولف یا مصنف نہیں لکھا بلکہ ہمیشہ ''مرتبہ'' لکھتے تھے۔ اس قدر بڑے ہونے پر بھی وہ سب سے جھک کر اور خلوص سے ملتے۔ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت تو فرماتے ہی تھے لیکن بعض اوقات وہ اپنے سے چھوٹوں کے ساتھ بھی ادب سے پیش آتے۔

۲۔ سیاق وسباق کے حوالے سے کسی ایک نثر پارے کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان اور مصنف نام بھی لکھیے۔ (۱+۱+۵+۱۳)

(الف) خرومند کو تاب نہ رہی، بے اختیار روڑ کر قدموں پر جا گرا۔ بادشاہ نے ہاتھ سے اس کا سر اٹھایا اور فرمایا ''لو مجھے دیکھا، خاطر جمع ہوئی؟ اب جاؤ، زیادہ مجھے نہ ستاؤ۔ تم سلطنت کرو''۔ خرومند سن کر ڈاڑھ مار کر رویا اور عرض کی غلام کو، آپ کے تصدیق اور سلامتی سے ہمیشہ بادشاہت میسر ہے۔ لیکن جہاں پناہ یک بیک اس طرح کی گوشہ گیری سے، تمام ملک میں تہلکہ پڑ گیا ہے اور انجام اس کا اچھا نہیں۔

(ب) خیر، جہاز پر سوار ہوئے۔ اب جہاز کی کیفیت یہ ہے کہ ہر فرد بشر کرسی بچھائے جہاز پر بیٹھا ہے اور سمندر کو دیکھ رہا ہے۔ چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دل میں کہہ رہے ہیں ''اچھا تو گویا یہ سمندر ہے..... تو گویا اب ہم سمندر میں ہیں، بھئی بہت اچھے.....'' جو دوست ہیں وہ ساتھ ساتھ بیٹھے ہیں اور ابھی سے وینس، لندن اور ایڈنبرا کے متعلق نہایت واقف کارانہ انداز اور بے پروائی کے لہجے میں گفتگو کر رہے ہیں۔

۳۔ مندرجہ ذیل اشعار میں صرف تین کی تشریح کیجیے اور ہر شعر کے ساتھ شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (۴+۱۲)

i) کیا جانے وہ مرغانِ گرفتارِ چمن کو   جس تک کہ بصد ناز نسیمِ سحر آوے

ii) تلاشِ یار میں کیا ڈھونڈیے کسی کا ساتھ   ہمارا سایہ ہمیں ناگوار راہ میں ہے

iii) پیشہ میں عیب نہیں رکھیے نہ فرہاد کو نام   ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جواں میر بھی تھا

(ورق الٹیے)

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

B.A. / B.Sc. Part – I Annual Exam – 2019

Roll No. ....

Subject: Urdu-I | Paper: Urdu-I | Time: 3 Hrs. Marks: 100

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کیجیے۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے۔

13+5+1+1=20

الف: شاگرد پیشہ لوگوں کہ یہ کثرت کی احاطہ بجائے خود ایک چھوٹا سا محلہ معلوم ہوتا ہے۔ ہر قسم کی متعدد سواریاں احاطے کے اس سرے سے اس سرے تک بھری پڑی ہیں۔ بنگلے کے تمام کمرے فرش، پردہ، چلمن، میز، کرسی، شیشہ آلات اور آرائش اور آسائش کے سامان سے سجے ہوئے ہیں۔

ب: جب شام ہوئی تو پھر وہ اپنی لمبی لمبی زبانیں نکال کر دیوار کو چاٹنے لگے۔ چاٹتے رہے، چاٹتے رہے، یہاں تک کہ رات کا گجرا پھیلنے لگا اور دیوار رانڈے کے چھلکے کی مثال رہ گئی مگر یاجوج ماجوج اب تھک کر چور ہو گئے تھے اور زبان اینٹھنے لگی تھی اور پپوٹے نیند سے بوجھل ہو رہے تھے۔

سوال نمبر 2۔ سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک نثر پارے کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیے:

13+5+1+1=20

(الف)۔ اُردو کے خطوط جو آپ چھاپا چاہتے ہیں، یہ بھی زائد بات ہے۔ کوئی رقعہ ایسا ہوگا کہ میں نے قلم سنبھال کر اور دل لگا کر لکھا ہوگا، ورنہ صرف تحریر سرسری ہے۔ اس کی شہرت سخنوری کے شکوہ کے منافی ہے۔

یا

(ب)۔ مگر قید اور آزادی تو محض اضافی باتیں ہیں۔ بڑی سے بڑی آزادی کے گرد بھی ایک دائرہ سا موجود رہتا ہے۔ ہر آزاد ملک اپنی سرحدوں میں قید ہے۔ بات شاید احساس کی ہے۔

سوال نمبر 3۔ مندرجہ ذیل اشعار میں سے تین اشعار کی تشریح کیجیے۔ ہر شعر کے ساتھ شاعر کا نام بھی لکھیے۔ 12+3=15

i۔ باوجودے کہ پر و بال نہ تھے آدم کے
وہاں پہنچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تھا

ii۔ جب نام ترا لیجیے، تب چشم بھر آوے
اس زندگی کرنے کو کہاں سے جگر آوے

iii۔ سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

iv۔ ہم رونے پہ آ جائیں تو دریا ہی بہا دیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

v۔ تو مجھے بھول گیا ہو تو پتہ بتلا دوں؟
کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا

vi۔ بڑھ گئیں تم سے تو مل کر اور بھی بے تابیاں
ہم یہ سمجھے تھے کہ اب دل کو شکیبا کر دیا

(ورق الٹیے)